ترجمہ قرآن کی تحریک رُو بہ زوال

اب ترجمہ قرآن کریم کی یہ تحریک رو بہ زوال ہو رہی ہے اور جس تحریک نے مسلمانوں کے اندر عقائد حقہ پیدا کرنے میں بڑا اہم رول ادا کیا وہ سلسلہ تعلیم و تبلیغ آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت ولی اللہی کا ایک بڑا طبقہ اس تحریک سے دلچسپی لینے کے بجائے اس کی جگہ اردو کتابوں کے مذاکرہ کو اہمیت دے رہا ہے۔ اس طبقہ میں دینی مذاکروں اور دینی اجتماعات کے اندر درس قرآن" کا کوئی پروگرام نہیں رکھا جاتا بلکہ اردو کتابوں کی تلاوت کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ امام مسجد نماز کے بعد قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر ان کا ترجمہ اور آسان مطلب بیان نہیں کرتا بلکہ فضائل اعمال کی چند حدیثوں کا اردو ترجمہ پڑھ کر دعا کرا دیتا ہے۔

دینداروں کی زبان پر قرآنِ کریم کا ترجمہ اور تفسیر کا نام نہیں آتا۔ بلکہ چند مخصوص اردو کتابیں ہیں۔ جن کا اُٹھتے بیٹھتے ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔ آپ کو مساجد میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کی کتابیں کم نظر آئیں گی۔ فضائل کی اردو کتابیں زیادہ نظر آئیں گی۔

حالانکہ حضرت امام شاہ ولی اللہ نے پورے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ قرآنِ کریم کے ترجمہ کی یہ برکت ہے۔

۱۔ اس کے پڑھنے سے بچوں اور بچیوں اور کم علم لوگوں میں فطری سلامتی قائم رہتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے پیدائشی طور پر ہر انسان کو جو فطرتِ سلیم عطا فرمائی ہے وہ ماحول کے بُرے اثرات سے محفوظ رہتی ہے

۲۔ اور اگر ماحول کے بُرے اثرات مسلمان کو گناہوں کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں تو پھر بھی اس ترجمہ کی برکت سے مسلمان کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔

(نوٹ) مقدمہ فتح الرحمان کے مذکورہ بالا اقتباسات اس قلمی نسخہ سے لیے گئے ہیں جو دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ دین کی دوسری کتابوں کے پڑھنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ حاصل ہوتا ہے۔ بے شک دین کی ہر کتاب پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے مگر جو بات کلامِ خداوندی اور اس کے ترجمہ و تشریح کے اندر ملتی ہے وہ دوسری جگہ کہاں ؟

(ماخوذ از " محاسنِ موضح القرآن)